Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ (آل عمران) عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

رقم - اقرار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲۳ ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ ؛ ۲ نبوت ۱۳۵۹ ؛ ۲ نومبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۴۸

رپورٹ نمبر ۱۶ بابت ۳۱ جولائی و یکم اگست ۱۹۸۰ء (قسط اوّل)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۳۰ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:

تھکن ابھی باقی ہے اور کچھ زکام کی بھی تکلیف ہے۔ ویسے عام طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے۔ اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے سدا نوازتا رہے۔ آمین

— ربوہ ۳۰ اکتوبر حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کے تحت

غلبۂ اسلام کی نئی صدی کے شایانِ شان استقبال کی تیاریوں کے ایک اور مرحلہ کی تکمیل

ناروے کے دارالحکومت اوسلو میں ملک کی سب سے پہلی مسجد کا شاندار افتتاح

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے نماز جمعہ پڑھا کر "مسجد نور" کا افتتاح فرمایا

یہ جماعت احمدیہ کی قائم کردہ ناروے کی سب سے پہلی، سکنڈے نیویا کی تیسری اور بلحاظ ترتیب براعظم یورپ کی آٹھویں مسجد ہے

اوسلو (ناروے) اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم اگست ۱۹۸۰ء بروز جمعۃ المبارک ناروے کے دارالحکومت اوسلو میں ناروے کی سب سے پہلی مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھا کر اس کا باضابطہ افتتاح فرمایا۔ اس طرح بفضل اللہ تعالیٰ صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کے تحت قیام جماعت احمدیہ کی دوسری صدی (جس میں اسلام کا ساری دنیا میں غالب آنا مقدر ہے) کے شایانِ شان استقبال کی تیاریوں کا ایک اور مرحلہ پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا۔

جہاں تک غلبۂ اسلام کی صدی کے شایانِ شان استقبال کی تیاریوں کے ضمن میں یورپ میں بعض نئی مساجد کی تعمیر کے خصوصی پروگرام کا تعلق ہے اس کا پہلا مرحلہ ۱۹۷۶ء میں گوٹن برگ کے مقام پر سویڈن کی سب سے پہلی مسجد جو "مسجد ناصر" کے نام سے موسوم ہے کی تعمیر اور افتتاح کی شکل میں طے ہوا تھا۔ اوسلو میں مسجد کے افتتاح کے نتیجہ میں بحمد اللہ تعالیٰ دوسرا مرحلہ بھی پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

نماز جمعہ پڑھا کر مسجد کا افتتاح

کرنے سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد سے ملحقہ لائبریری کے روم میں ایک وسیع پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔

افتتاح کے موقعہ پر (جو نماز جمعہ کی ادائیگی کے ذریعہ عمل میں آیا) متعدد یورپی اور اسلامی ملکوں کے سفارتی نمائندے بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ نیز اس موقع پر ناروے کے قومی اخبارات اور خبر رساں ایجنسیوں سے تعلق رکھنے والے صحافی اور فوٹو گرافر بھی موجود تھے۔

"مسجد نور" اوسلو کی نمایاں خصوصیات

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا عظیم منصوبہ شروع ہونے سے قبل سکنڈے نیوین ممالک (ڈنمارک، سویڈن، ناروے) میں سے صرف ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں ایک مسجد تھی یعنی "مسجد نصرت جہاں"

اس کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۶۷ء میں فرمایا تھا۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا منصوبہ شروع ہونے کے دو سال بعد ۱۹۷۵ء میں حضور نے گوٹن برگ میں سویڈن کی سب سے پہلی مسجد (مسجد ناصر) کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور ۱۹۷۶ء میں ایک دفعہ پھر گوٹن برگ تشریف لے جا کر اس کا افتتاح فرمایا۔ نئی مساجد کی تعمیر کے تعلق میں یہ اس عظیم منصوبہ کا پہلا طیب و شیریں ثمر تھا۔ دوسرا ایسا ہی طیب و شیریں ثمر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے "مسجد نور" اوسلو کی شکل میں ۱۹۸۰ء میں عطا فرمایا۔ اس طرح سکنڈے نیویا کے ہر سہ ممالک ڈنمارک، سویڈن اور ناروے میں علیحدہ علیحدہ علی الترتیب تین مساجد کی تعمیر اور ان کے افتتاح کا مرحلہ

پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

اس لحاظ سے مسجد نور اوسلو ناروے کی سب سے پہلی اور سکنڈے نیویا کی تیسری مسجد ہے اور پورے براعظم یورپ میں بلحاظ ترتیب مسجد فضل لنڈن، مسجد مبارک ہیگ، مسجد نور فرینکفورٹ، مسجد فضل عمر ہیمبرگ، مسجد محمود نیویارک، مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن اور مسجد ناصر گوٹن برگ کے بعد مسجد نور اوسلو براعظم یورپ کی آٹھویں مسجد ہے۔ جو جماعت احمدیہ ایسی غریب جماعت کی مساعی اور قربانیوں کے نتیجہ میں معرض وجود میں آئی ہے — بلاشبہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے وعدہ کے بموجب اپنی اس غریب جماعت کو یورپ کے مختلف ممالک میں جنہیں بہشت کا گڑھ شمار کیا جاتا تھا ہر چہار طرف توحید باری تعالیٰ کے مراکز قائم کرنے کی غیر معمولی توفیق سے نوازا۔ اور اس طرح اپنی نصرت و تائید کا ایک اور نہایت محکم بالشان ثبوت فراہم کر دکھایا۔

مسجد کے نام میں پوشیدہ بعض حکمتیں

پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا ناروے میں قائم ہونیوالی اس سب سے پہلی مسجد کا نام حاجی الحرمین سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے نام پر "مسجد نور" رکھنا ناروے کے ساتھ قدامت کے اعتبار سے اور بہت سی حکمتیں اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ اول تو "نور" کا لفظ خود ناروے NORWAY کے نام کا ایک حصہ ہے۔ کیونکہ "نور" کے عربی لفظ کو نارویجین حروف میں NOR ہی کے لفظ سے ادا کیا جاتا ہے البتہ نارویجین زبان میں NOR کے معنے ہیں انتہائی شمال کے اور عربی میں "نور" روشنی کو کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے ہم بجا طور پر امید کرتے ہیں کہ یہ مسجد یورپ کے انتہائی شمالی علاقوں میں اسلام کی روشنی پھیلانے کا موجب ہوگی پھر تو

بشیر: مسعود احمد۔ پرنٹر سید عبدالحی ؛ مطبع۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے ناروے کی ایک اور مناسبت یہ بھی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اسلام قبول کرنے والے سب سے پہلے ناروجین باشندے مسٹر بولستاد کا اسلامی نام نورؔ احمدؔ رکھا تھا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مخلص احمدی ہیں اور سالہا سال سے ناروے میں آنریری مبلغ کے طور پر خدمات بجا لا رہے ہیں ان سب مناسبتوں کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے نام نامی پر اس مسجد کا نام رکھا جانا ناروے میں اسلام کی ترویج و اشاعت اور غلبہ کے حق میں نیک فال کی حیثیت رکھتا ہے۔

مسجد کی عمارت اور حدود اربعہ

مسجد نور اوسلو شہر کے ایک نہایت بارونق اور اہم حصہ فروگنر سٹریٹ (FROGNER STREET) میں واقع ایک بہت پُرشکوہ اور عالی شان عمارت میں قائم کی گئی ہے۔ شہر کا یہ حصہ "ٹرام وے" اور شہر میں چلنے والی بسوں کے ذریعہ شہر کے باقی حصوں سے ملا ہوا ہے۔ اس تک شہر کے ہر حصہ سے بآسانی پہنچا جا سکتا ہے۔ اس حصہ شہر کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس سے بالکل ملحق وہ علاقہ ہے جس میں اکثر بیرونی ممالک کے سفارت خانے ہیں۔ خود یہ عمارت بھی ایک زمانہ میں بلغاریہ کے سفارت خانے کے طور پر استعمال ہوتی رہی ہے۔ اس عمارت کی دو اطراف میں سڑکیں گزرتی ہیں۔ ایک بڑی سڑک تو سامنے سے گزرتی ہے جس پر یہ عمارت واقع ہے۔ دوسری سڑک جو نسبتاً چھوٹی ہے اس کے پہلو سے گزرتی ہے۔ ایک پہاڑی چٹان کو ہموار کر کے اس پر اسے تعمیر کیا گیا تھا۔ اسی لئے وہ قطعہ زمین جس پر یہ عمارت بنی ہوئی ہے۔ سڑک سے بارہ چودہ فٹ اونچا ہے۔ اس پورے قطعہ زمین کا رقبہ دو ہزار مربع میٹر ہے اور مسقف حصہ یعنی وہ حصہ جس پر عمارت بنی ہوئی ہے ۲۰۰ مربع میٹر سے کچھ زیادہ ہے۔

یہ پُرشکوہ عمارت تین منزلوں پر مشتمل ہے۔ پہلی منزل میں دو ہال کمرے ہیں بہت وسیع اور کشادہ۔ یہ دونوں ہال کمرے درمیانی دیوار میں ایک بہت کشادہ دروازے سے باہم ملے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے وہ ایک ہی وسیع و عریض ہال نظر آتے ہیں۔ ان دونوں ہال نما کمروں کو مسجد میں تبدیل کر دیا گیا ہے اس میں کمرہ کی لمبائی چوڑائی کے برابر ایک یک رنگ خوبصورت قالین کا فرش کر کے اس پر قبلہ رُخ صفیں بنا دی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ اس منزل میں دو بڑے اور ایک چھوٹا یعنی تین کمرے اور بھی ہیں۔ ان میں سے ایک لائبریری کا کمرہ ہے اور باقی دو کمرے احمدیہ مشن ناروے کے آفس کے طور پر کام آتے ہیں۔ دو ٹائلٹ ایک سونے کا کمرہ اور ایک کچن کا کمرہ ان کے علاوہ ہیں۔

دوسری منزل ایک ڈرائنگ روم اور چار بیڈ رومز پر مشتمل ہے۔ سٹور روم۔ باتھ رومز اور ٹائلٹ وغیرہ کی سہولت کا بھی معقول انتظام ہے۔

تیسری منزل۔ تہہ خانہ کی شکل میں پہلی منزل کے نیچے ہے۔ لیکن قطعہ زمین کے سڑک سے بارہ چودہ فٹ بلند ہونے کی وجہ سے یہ تہہ خانہ بھی سڑک کی سطح سے اونچا ہے اس تہہ خانہ میں چھوٹے اور تین چھوٹے کمرے ہیں۔

یہ وسیع و عریض پُرشکوہ عمارت اس سال کے اوائل میں جبکہ مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب ناروے میں بطور مبلغ متعین تھے بارہ لاکھ کرونے میں خریدی گئی تھی۔ بعد میں ان کا تبادلہ بطور مبلغ سویڈن میں ہو گیا اور ان کی بجائے مکرم کمال یوسف صاحب بطور مبلغ ناروے تشریف لے آئے۔ عمارت اگرچہ پرانی بنی ہوئی ہے لیکن ہے بہت مضبوط اور پُرشکوہ۔ دروازوں، کھڑکیوں اور فرش وغیرہ میں بہت قیمتی لکڑی استعمال کی گئی ہے۔ تمام کمرے پرانے زمانہ کے بہت بیش قیمت اور مضبوط فرنیچر اور قالینوں وغیرہ سے آراستہ ہیں۔

اس عمارت کی مرمت اور آرائش و زیبائش کے لئے حضور نے تین لاکھ کرونے کا بجٹ منظور فرمایا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ ناروے کے قریباً ۳۵ خدام نے مسلسل ۹ دن تک وقار عمل منا منا کر اس پورے قطعہ زمین کو درست کرنے۔ اس میں جا بجا کیاریاں بنانے رنگا رنگ پھول اگانے اور پوری عمارت میں رنگ روغن کرنے میں دن رات کام کیا۔ اس طرح WORKING HOURS (یعنی بلحاظ کام) گھنٹوں کی مجموعی تعداد ۲۶۵۶ بنتی ہے۔

اس عمارت کو مسجد اور مشن ہاؤس میں تبدیل کرنے کے بعد اس پر سامنے کے رُخ جلی حروف میں کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھ دیا گیا ہے۔ اس کے نیچے جلی حروف میں "مسجد نور" لکھا ہوا ہے۔ دائیں اور بائیں جانب قرآن مجید کی دو آیات لکھی ہوئی ہیں اور وہ ہیں (دائیں جانب) اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا۔ (بائیں جانب) اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

عمارت کی پہلو کی ایک بیرونی دیوار پر ناروجین حروف میں NOR MOSKE لکھا ہوا ہے۔ مسجد کی بائیں جانب سے آنے والوں کو یہ حروف دُور سے ہی نظر آ جاتے ہیں اور وہ سمجھ جاتے ہیں کہ یہ مسلمانوں کی (عبادت گاہ یعنی) مسجد ہے۔

اوسلو میں ورودِ مسعود

حضور ایدہ اللہ مسجد نور اوسلو کا افتتاح فرمانے کی غرض سے ۳۱ر جولائی ۱۹۸۰ء کو گوٹن برگ سے بذریعہ موٹر کار اوسلو کے لئے روانہ ہوئے۔ گوٹن برگ کے بہت سے احباب مشن ہاؤس پہنچ کر حضور کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ پونے گیارہ بجے قبل دوپہر حضور مشن ہاؤس سے باہر تشریف لائے اور سفر پر روانہ ہونے سے قبل دعا کرائی جس میں جملہ حاضر احباب شریک ہوئے۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نے حضور کی خدمت میں راستہ کا نقشہ پیش کیا۔ حضور نے نقشہ ملاحظہ فرمانے کے بعد سفر کا راستہ متعین کیا اور جن احباب نے کاریں ڈرائیو کرنا تھیں انہیں راستہ کے متعلق ضروری ہدایات دیں۔

اس دوران میں دو خوش پوش متمول ایرانی موٹر کار میں مسجد دیکھنے آئے۔ مسجد دیکھنے اور خوشی کا اظہار کرنے کے بعد وہ مشن ہاؤس کے باغ میں حضور کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے اور بہت ادب سے سلام کر کے انہوں نے حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ حضور نے ان سے فارسی زبان میں ان کی خیریت دریافت فرمائی وہ کچھ دیر باتیں کرنے اور دوبارہ مصافحہ کا شرف حاصل کرنے کے بعد خدا حافظ کہتے ہوئے واپس چلے گئے۔

حضور نے ان کے واپس جانے کے بعد یوگوسلاویہ احمدی بھائی جناب شعیب موسیٰ کو مخاطب کر کے اور بعض درختوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا یہ درخت آپ نے بڑے شوق سے اپنے ہاتھ سے لگائے تھے اب انہوں نے پھل دینے شروع کر دئے ہیں وہ حضور کے اس ارشاد پر بہت خوش ہوئے۔ حضور نے درختوں کی نگہداشت کے بارہ میں انہیں ضروری ہدایات دیں۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا مع دیگر اہل قافلہ موٹروں میں سوار ہو کر گیارہ بجے قبل دوپہر جانب اوسلو روانہ ہوئے۔ اہل قافلہ تین موٹر کاروں میں سوار تھے۔ حضور کی کار محترم نوابزادہ منصور احمد خان مبلغ انچارج مغربی جرمنی نے ڈرائیو کی۔ دوسری کار محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب خود چلا رہے تھے۔ تیسری کار اوسلو کے رشید احمد صاحب ابن محترم غلام حسین صاحب اور سیر مرحوم اوسلو سے اپنے ہمراہ لائے تھے اور اسے خود ڈرائیو کر رہے تھے۔ مزید برآں مبلغین سویڈن مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب اور مکرم حامد کریم صاحب سویڈن کے بہت سے احباب کے ہمراہ چار علیحدہ موٹر کاروں میں ساتھ ہی روانہ ہوئے۔

اوسلو جانے کے لئے سڑک نمبر ۴ اختیار کر کے پہلے وینز برگ کا راستہ اختیار کیا گیا۔ سڑک ٹرول ہٹن (TROLLHATTAN) تک جو گوٹن برگ سے ۹۰ کلومیٹر دُور ہے گوتے کینال کے ساتھ ساتھ چلتی رہی اور وہاں سے مڑ کر ایمول (AMOL) نامی مقام تک آئی۔ یہاں مبلغ سویڈن مکرم کمال یوسف صاحب اور نائب امام مسجد لندن مکرم منیر الدین شمس صاحب حضور کے استقبال اور مشایعت کے لئے اوسلو سے آئے ہوئے تھے۔ حضور نے انہیں شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ ایمول شہر میں داخل ہو کر حضور نے ULLAS BAR نامی ہوٹل میں دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ یہاں سے ایک چھوٹی سی سڑک پر مڑ کر قافلہ تین بجے سہ پہر اوسلو جانیوالی شاہراہ کی طرف روانہ ہوا۔ پانچ بجے سہ پہر ناروے کی سرحد سے چند میل قبل حضور نے جملہ احباب کے ہمراہ گرنس نامی ہوٹل میں چائے نوش فرمائی اور پھر وہاں سے پونے چھ بجے روانہ ہو کر سوا سات بجے اوسلو پہنچے۔ جب کاریں مسجد نور کے سامنے جا کر رُکیں اُس وقت شام کے ساڑھے سات بجے تھے۔

احباب جماعت نے جو خاصی بڑی تعداد میں وہاں جمع تھے اور قطاروں میں کھڑے ہوئے تھے۔ اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے پُرجوش نعرے لگا کر حضور کا پُرتپاک استقبال کیا۔ حضور نے موٹر سے اتر کر جملہ احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ اور پھر مسجد میں تشریف لے جا کر دو نفل ادا کئے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگیں کہ وہ اس مسجد کو ناروے میں اشاعت اسلام کا ایک مؤثر ذریعہ بنائے۔ یہاں کے لوگ اسلام کے محاسن اور اس کی خوبیوں سے آگاہ ہو کر دیوانہ وار اس کی آغوش میں کھنچے چلے آئیں تاکہ جلد از جلد اسلام اس خطۂ ارض میں غالب آئے۔

نوافل کی ادائیگی اور دعاؤں سے فارغ ہو کر حضور نے مبلغ ناروے مکرم کمال یوسف صاحب اور مبلغ سویڈن مکرم منیر الدین احمد صاحب کی معیت میں پہلی منزل اور اس کے نیچے تہہ خانہ کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور ان دونوں حصوں کی مرمت کے کام کو جلد از جلد پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے سلسلہ میں انہیں ضروری ہدایات دیں اور فرمایا کہ مسجد اور مشن ہاؤس کو شایانِ شان طریق پر صاف ستھرا اور خوبصورت بنانے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑیں۔ اس کے بعد حضور آرام کرنے کی غرض سے دوسری منزل میں تشریف لے گئے۔ جہاں حضور نے ۳۱ر جولائی کی شام سے ۲ر اگست کو بعد دوپہر تک قیام فرمایا۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیعت کے بعد

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل ربوہ

بیعت کے لغوی معنے "بیچنے" کے ہیں دراصل یہ ایک عقد ہے جو تابع اپنے متبوع سے کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود (اللہ تعالیٰ کی آپ پر تا ابد رحمتیں نازل ہوں) کو بیعت کا اذن ۱۸۸۸ء میں ہوا۔ آپ کے بعض ارادت مند آپ کو بیعت لینے کے لئے اس سے پہلے بھی کہتے تھے لیکن آپ فرماتے کہ "میں بما مور ہوں" میں مامور نہیں ہوں۔ آپ نے اس شرائط بیعت کا اعلان ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ فرمایا۔ ۴ مارچ ۱۸۸۹ء کو حضرت مسیح موعود نے ایک اور اشتہار شائع فرمایا جس میں بیعت کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ آپ نے فرمایا:-

"یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے۔ تا ایسا متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ برکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں..... وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں۔ ان اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں..... خدا تعالیٰ اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہتا ہے..... سو یہ گروہ اس کا ایک خاص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی ذلیت سے صاف کریگا اور ان کی زندگی میں ایک پاک زندگی بخشے گا۔"

(تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۵۴)

بیعت کا آغاز ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ کے شہر میں صوفی احمد جان کے مکان پر ہوا۔ بیعت کا ریکارڈ جس رجسٹر میں رکھا گیا۔ اس کی پیشانی پر یہ لفظ لکھے گئے۔

"بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ و طہارت۔"

پہلے روز چالیس مخلصین نے بیعت کی۔

خدا کی طرف سے جو مامور ہوتے ہیں انہیں یہ اعجاز دیا جاتا ہے۔ کہ ان کے ذریعہ دلوں کے گند دھلتے ہیں۔ ان کے ذریعہ خدا کا قرب اور اس کی معرفت نصیب ہوتی ہے وہ اپنے ماننے والے اور صحبت سے مستفیض ہونے والوں کے اخلاق و عادات میں ایک نیا تغیر پیدا کرتے ہیں۔ ان کے ذریعہ دلوں میں نیکی کی طرف رغبت اور گناہوں سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اس غرض کے لئے اللہ تعالیٰ کی مشیت اور تقدیر باطنی استعداد رکھنے والی روحوں کا انتخاب کرتی ہے۔ اور اپنے مامور کے ذریعہ ان کی خفیہ صلاحیتوں کو جلا بخشتی ہے۔

آج کے مضمون میں اس پہلو کا بیان مقصود ہے کہ حضرت مسیح موعود (اللہ کی سلامتی ہو آپ پر) نے اپنے متبعین میں کیا تبدیلی پیدا کر دی بیعت کے بعد کیا تغیر خدا تعالیٰ نے ان کے اندر پیدا کر دیا۔ فطری نیکی کی آگ مامور کی تربیت کے شعلہ سے کس طرح بھڑکی کہ اس نے اپنے ماحول تک کو روشن کر دیا۔

تہجد یا شب بیداری کا اہتمام:-

شرائط بیعت میں ایک شرط یہ تھی کہ "بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔"

حضرت مسیح موعود کے صحابہ کے حالات پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے صحابہ اس کی پابندی کرتے تھے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْئًا وَّاَقْوَمُ قِيْلًا۔

(المزمل آیت ۲)

کہ رات کا قیام نفس کی اصلاح اور کلام میں تاثیر پیدا کرنے کا بڑا ذریعہ ہے۔ حضرت مسیح موعود کے خادم حافظ حامد علی صاحب بیان کرتے ہیں کہ خود حضور کا یہ طریق تھا

"تہجد کے وقت حضور ایسی آہستگی اور خاموشی سے اٹھتے کہ مجھے خبر نہ ہوتی لیکن گاہے گاہے جب آپ کی آواز خشوع و خضوع کے سبب سے بے اختیار بلند ہوتی مجھے خبر ہو جاتی اور میں شرمندہ ہو کر اٹھتا..... سجدہ کو بہت لمبا کرتے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس گریہ و زاری میں آپ پگھل کر بہہ جائیں گے۔ نماز تہجد کے واسطے آپ پابندی سے اٹھا کرتے تھے۔"

(اصحاب احمد جلد ۱۸ صفحہ ۷۴)

آپ کے ایک مرید تھے حافظ معین الدین صاحب جو آپ کے پاس ہی رہتے تھے۔ یہی اس وقت موذن تھے۔ ان کے بارہ میں لکھا ہے

"حافظ معین الدین بہت عابد آدمی تھے۔ تمام رات عبادت کرتے رہتے تھے اور سوتے کم تھے اور جاگتے زیادہ تھے اور عموماً گھر رہتے تھے اور وظیفہ کرتے رہتے تھے اور ان کے پاؤں سوج جاتے تھے۔"

(اصحاب احمد جلد ۱۸ صفحہ ۳۰۸)

حضرت مسیح موعود کے صحابی حاجی غلام احمد صاحب آف کریام کی وفات پر منشی برکت علی صاحب وکیل المال نے لکھا:-

"اکثر حصہ رات کا یہ بزرگ نماز اور دعاؤں میں گزارتے تھے۔ حضرت حاجی صاحب نے حائل شریف اپنے ساتھ رکھی ہوئی تھی۔ بوقت فرصت تلاوت فرماتے تھے۔"

(اصحاب احمد جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۱)

اس مبارک عہد کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی فرماتے ہیں:-

"نماز تہجد کا ان دنوں زیادہ التزام ہوا کرتا تھا اور قریباً سبھی لوگ نماز تہجد پڑھا کرتے تھے تہجد کی نماز کے بعد لوگ اپنی اپنی جگہ دعا و استغفار میں مشغول رہتے حتیٰ کہ اذان ہو جاتی تھی۔ اذان سن کر دو رکعت سنت بھی عموماً اپنے اپنے ڈیروں ہی پر پڑھ کر مسجد میں آتے اور جماعت کی انتظار میں خاموش ذکر الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔"

(اصحاب احمد جلد ۹ صفحہ ۱۸۸)

آپ کے ایک مخلص مرید حضرت منشی محمد اسماعیل صاحب کی وفات پر مکرم ملک غلام فرید صاحب لکھتے ہیں:-

"حضرت مسیح موعود بیعت کرنے والے سے یہ عہد بھی لیتے تھے کہ وہ باقاعدہ پنج وقت نماز اور حتی الوسع نماز تہجد بھی ادا کرے گا میں اپنے کئی سالوں کے مشاہدہ کی بناء پر کہہ سکتا ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ حضرت منشی صاحب تہجد کی نماز ایسی باقاعدگی سے ادا کرتے تھے جیسی دوسری پانچ نمازیں۔ موسم کی کوئی حالت ان کی بیماری۔ کوئی چیز ان کی تہجد میں روک پیدا نہیں کر سکتی تھی۔ ..... ایسے ہی میرے والد ملک نور الدین صاحب بھی تھے۔ میں نے اپنی ساری عمر میں ایک دفعہ بھی اپنے والد مرحوم و مغفور کی تہجد ضائع ہوتے نہیں دیکھی سوائے اس کے کہ وہ ایسے سخت بیمار ہوں کہ ان کے ہوش قائم نہ رہے ہوں۔ حضرت منشی صاحب کی طرح میرے والد باجماعت نماز کے بھی سخت پابند تھے میں نے خود تو کبھی بھی یہ نہیں دیکھا کہ میرے والد صاحب نے کسی نماز کے فرض گھر پر پڑھے ہوں لیکن میری والدہ صاحبہ کہتی تھیں کہ جس دن عصر کے وقت دل کی حرکت بند ہو جانے سے میرے والد کی وفات ہوئی صرف اس دن کی ظہر کی نماز والدہ صاحبہ کے اصرار پر انہوں نے گھر پر پڑھی۔"

(اصحاب احمد جلد اوّل صفحہ ۲۰، ۲۱)

حضرت ماسٹر مولا بخش صاحب فرماتے تھے کہ میں نے سن بلوغ سے آج تک کبھی تہجد ترک نہیں کی کہ یہ چیز ہزاروں برکات کا موجب ہے

(رسالہ اصحاب احمد نومبر ۱۹۵۵ء صفحہ ۹)

بیعت سے پہلے اور بیعت کے بعد

نماز کے بارہ میں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

(عنکبوت آیت ۴۶)

کہ نماز بے حیائی اور بدی سے روکتی ہے حقیقی نماز جو بندے اور خدا کے درمیان علاقہ پیدا کرتی ہے اس کی یہی تاثیر ہے اس بارہ میں حضرت مسیح موعود کے صحابی حضرت منشی محمد اسماعیل صاحب کی زندگی کا یہ واقعہ کتنا سبق آموز ہے:۔

"بیعت سے پہلے ایک دفعہ آپ نے اپنے بڑے بھائی سے کہا کہ بھائی غلام قادر نماز پڑھا کرو۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ کو نماز پڑھ کر کیا مل گیا جو مجھے تلقین کرتے ہو آپ نے بھی دل میں خیال کیا کہ بھائی سچ کہتا ہے مجھے بھی کچھ نہیں ملا۔ اس لئے آپ چپ رہے۔ جب آپ نے بیعت کر لی تو کچھ عرصہ بعد پھر کہا بھائی غلام قادر نماز پڑھا کرو۔ انہوں نے کہا خیر اب پڑھا کروں گا۔ کیونکہ میں اب محسوس کرتا ہوں کہ آپ کو کچھ مل گیا ہے۔ یعنی بیعت سے پہلے اور بعد کی حالت میں تبدیلی محسوس کرتا ہوں۔"

(اصحاب احمد جلد اوّل صفحہ ۱۸)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ کسی آدمی کی نیکی کو جانچنے کے لئے ایک بڑا ذریعہ اس کی پابندیٔ نماز ہے ایک دوسری حدیث میں آخری زمانہ کی ایک علامت یہ بھی بیان ہوئی ہے کہ آپ جامع مسجد میں جائیں گے لیکن آپ کو خشوع و خضوع سے نماز ادا کرنے والا ایک آدمی بھی نہیں ملے گا۔ صلحائے اسلام کی پابندیٔ صلوٰۃ کو دیکھ لیں۔ حضرت مسیح موعود نے ابھی دعویٰ ماموریت بھی نہ کیا تھا کہ حافظ معین الدین کے خرچ کے لئے متکفل ہو گئے اور انہیں اپنے ساتھ رکھا کہ نماز باجماعت ادا کر لیا کریں گے۔

دل مسجد سے اٹکا ہو:۔

حدیث میں آیا ہے کہ سات آدمیوں پر قیامت کے دن خدا کا سایہ ہوگا جب کسی اور چیز کا سایہ نہیں ہوگا۔ ان میں سے ایک وہ ہے جس کا دل مسجد سے اٹکا ہو قلبہ معلق بالمسجد ایک نماز کی ادائیگی کے بعد وہ منتظر رہتے ہیں کہ کب اذان ہو اور ہم مسجد پہنچیں حضرت مسیح موعود کے صحابہ کی یہی کیفیت تھی۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

"اس وقت خاکسار مثال کے طور پر اپنے تین ایسے مرحوم دوستوں کا ذکر کرنا چاہتا ہے جو اسی کیفیت کے حامل تھے جو اوپر بیان کی گئی ہے میری مراد حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحوم اور حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب مرحوم اور حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب مرحوم سے ہے۔ یہ تینوں بزرگ حضرت مسیح موعود ... کے ممتاز صحابہ میں سے تھے۔ اور انہیں خدا کے فضل سے وہ مقام نمایاں طور پر حاصل تھے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ قلبہ معلق بالمسجد یعنی مبارک ہے وہ انسان جس کا دل گویا ہر وقت مسجد میں اٹکا رہتا ہے یہ بزرگ (اللہ تعالیٰ ان پر ہزاروں رحمتیں نازل فرمائے) یہی رنگ رکھتے تھے۔ ان کے حقوق بھی ادا کرتے تھے اپنے مفوضہ کام بھی انجام دیتے تھے دوستوں کی مجلسوں میں بھی بیٹھتے تھے حسب ضرورت بازار سے سودا سلف بھی لاتے تھے بعض اوقات معصوم تفریحوں میں بھی حصہ لیتے تھے الغرض دست باکار کا ایک نہایت عمدہ نمونہ تھے مگر باوجود اس کے کہ وہ مسجدوں کی رونق بھی تھے اور "دل با یار" کی ایسی دلکش تصویر پیش کرتے تھے کہ اب تک ان کی یاد سے روح سرور حاصل کرتی اور زبان سے بے اختیار دعا نکلتی ہے"

(الفضل ۳۱ مارچ ۱۹۵۹ء)

حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب کا تو یہ حال تھا کہ ۱۰۵ درجہ بخار میں بھی مسجد کو نماز باجماعت کیلئے چل پڑے اور راستہ میں بیہوش ہو کر گر پڑے آخری عمر میں ایک روز مسجد میں نماز کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی مجلس میں بیٹھے بیٹھے بیہوش ہو گئے۔ مسیح پاک کے یہ بزرگ ساتھی مسجد اور عبادت کے بغیر ماہیٔ بے آب کی طرح تھے۔

زندگی کا معیار

قرآن و حدیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مذہبی جماعتوں کی زندگی کا معیار کیف و ذوق عبادت ہے۔ سورۂ کہف کی تفسیر میں جہاں مچھلی کے گم ہونے کا ذکر ہے وہاں حضرت مصلح موعود نے یہی مفہوم مراد لیا ہے۔ کہ بنی اسرائیل سے جب عبادت کا ذوق [illegible] شوق اور اس کی حقیقت مفقود ہوگی اس وقت بنو اسماعیل کے دور کا آغاز ہوگا۔ جب کسی قوم کے دل خدا کی محبت سے خالی ہو جائیں جب خدا کی محبت میں آنسو بہانے والی آنکھیں عنقا ہو جائیں تو پھر خدا کی نعمت خشوع و خضوع رکھنے والے دل اور خدا کی محبت میں تر آنکھوں کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اور یہ کیفیت خدا کے مامور کی تربیت اور محبت سے پیدا ہوتی تھی۔ یہ کیفیت مسیح پاک کی صداقت کی ایک دلیل اور اعجازی نشان تھا جسے جماعت کو قائم رکھنا ہے۔

دنیا کی محبت کا سرد ہونا:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی وحی نے ایک روز فرمایا لوگو تمہاری کیفیت ایک دن ان تنکوں اور کوڑا کرکٹ کی ہوگی جسے سیلاب کی لہریں اٹھاتے پھرتی ہوں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اس دن تھوڑے ہونگے فرمایا نہیں بلکہ تم میں "وھن" پیدا ہو جائے گا۔ وھن کے لفظی معنے کمزوری کے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ "ما الوھن" وھن کیا ہوتا ہے فرمایا حب الدنیا وکراھیۃ الموت دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔ اور تاریخ اسلام شاہد ہے کہ مسلمانوں نے تعداد میں تھوڑا ہوتے ہوئے کامیابیاں کا حصل کیں۔ بدر کے میدان میں کفار کی تعداد ایک ہزار تھی اور وہ کیل کانٹے سے لیس تھے یرموک کی جگہ میں ڈیڑھ دو لاکھ کفار کے مقابل مسلمان بیس پچیس ہزار تھے لیکن میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا تھا۔ اور انہوں نے لوہے سے ڈوبے ہوئے کفار کی صفیں پلٹ کر رکھ دیں۔ حنین کے روز جب مسلمانوں کو اپنی اکثریت پر ناز ہوا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ سبق سکھایا کہ کثرت پر ناز نہ کرو۔ تمہاری طاقت کا راز تو خدا کی نصرت اور تمہاری نیکی ہے۔ فرمایا:۔

وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِينَ (التوبہ آیت ۲۵)

اور حنین کی جنگ کے دن جبکہ تمہاری کثرت نے تم کو متکبر بنا دیا تھا پھر وہ کثرت تمہارے کسی کام نہ آئی اور زمین باوجود فراخی کے تم پر تنگ ہو گئی اور تم نے پیٹھ دکھاتے ہوئے منہ پھیر لیا۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں اپنے تقرر سے وابستہ کچھ یادیں

(مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر حال مبلغ امریکہ)

۳ر مئی ۱۹۸۰ء کے الفضل میں "میرے طالب علمی کے ایام کی چند یادیں" کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا ہے اسی کے تسلسل میں بعض ناقابلِ فراموش امور کا ذکر جن کا تعلق میری قادیان میں کارکنی کے تقرر کے پس منظر اور قیام کے ابتدائی سالوں سے ہے۔ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

لاہور سے قادیان

پرنسز آف ویلز کالج جموں سے ۱۹۲۸ء میں بی۔ اے کا امتحان پاس کر کے اسی سال سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں داخل ہوا ہمارے ہوسٹل میں گیارہ بارہ احمدی طلباء تھے۔ ایک انگریز ماہر تعلیم مسٹر پارکنسن (PARKINSON) کالج کے پرنسپل تھے۔ انہیں کرکٹ کھیلنے کا شوق تھا اور میں کالج کی ٹیم کا کپتان تھا۔ کرکٹ کے مشترکہ شغل نے ہمیں باہم دوست بنا دیا اس زمانہ میں کالج کے عملہ میں مولوی عبد الحمید صاحب اور صوفی غلام مصطفےٰ صاحب تبسم شامل تھے۔ ان کی خواہش ہوا کرتی تھی کہ جس میچ میں پرنسپل صاحب کھیل رہے ہوں اس میں میں باری باری ان کو بھی کھلا لیا کروں چنانچہ میں ایسا ہی کرتا رہا۔

احمدیوں کو اپنے مرکز سے تو محبت ہوتی ہی ہے اسی تعلق کی وجہ سے میں نے ایک روز اپنی کرکٹ ٹیم کو قادیان لے جانے کی پرنسپل صاحب سے اجازت لے لی۔ لاہور کھیلوں کا مرکز تھا اور ہے لاہور سے باہر غیر معروف جگہ جہاں کھیل کا معیار بھی نسبتاً پست تھا میچ کھیلنے کی اجازت مل جانا کالج کی تاریخ میں ایک غیر معمولی واقعہ تھا۔ قادیان کی ٹیم ان دنوں حضرت مولوی ذوالفقار علی خان صاحب حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب، حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب درد، حضرت مولوی عبد المغنی صاحب ایسے بزرگوں پر مشتمل تھی۔ جنہیں کرکٹ کھیلنے کا شوق تو بہت تھا۔ لیکن کالج کی نوجوان ٹیم کی نسبت کھیل معیاری نہ تھا۔ یہاں تک کہ قادیان کی ساری ٹیم کو ہم نے دس یا گیارہ دوڑوں میں "آؤٹ" کر لیا۔ میں گیند پھینکنے میں خاصہ مشاق تھا۔

ان دنوں حضرت سید محمود احمد شاہ صاحب قادیان سکول سے فارغ ہو کر مشرقی افریقہ جا چکے تھے اور ان کی جگہ جو اسامی خالی ہوئی تھی نظارت تعلیم اور سکول کے ہیڈ ماسٹر حضرت مولوی محمد دین صاحب کو ارشاد فرمایا کہ میں جب ٹریننگ کا عرصہ مکمل کر لوں تو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے عملہ میں شامل کیا جائے۔

گورنمنٹ ہائی سکول رینالہ خورد

سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور کا سیشن ختم ہوا ہی تھا کہ ہمارے کالج کے پروفیسر مولوی عبد الحمید صاحب (جن کا میں اوپر ذکر کر آیا ہوں) ملتان ڈویژن کے انسپکٹر آف سکولز مقرر ہو گئے وہ میری تعلیمی قابلیت اور کھیلوں کے شغف سے متاثر تھے۔

چارج لیتے ہی انہوں نے مجھے از خود گورنمنٹ ہائی سکول رینالہ خورد میں انگریزی کا ٹیچر مقرر کر کے تقرری کا آرڈر مجھے بھیج دیا۔ اب میں ایک مخمصہ میں پھنس گیا۔ ایک طرف سلسلہ کی خواہش اور دوسری طرف ان مولوی صاحب کا آرڈر اس کشمکش میں گورنمنٹ کی ملازمت کی کشش اور مولوی صاحب موصوف کی سرپرستی میسر آنے کے خیال نے مجھے رینالہ خورد تو پہنچا دیا لیکن دل نے دماغ کے اس فیصلہ کو قبول نہ کیا۔ وہاں پہنچتے ہی میں نے حضرت مولوی محمد دین صاحب کو قادیان خط لکھ دیا کہ میں تو انسپکٹر صاحب کے اصرار پر یہاں آ گیا ہوں۔ اب آپ کا کیا ارشاد ہے۔ جواب ملا کہ ہم تو تمہارا یہاں انتظار کر رہے ہیں اور اسامی خالی پڑی ہے۔ میں اکیس دن گورنمنٹ سکول میں کام کر چکا تھا کہ دل نے ملامت کی اپنی کیفیت کو میں ہی جانتا تھا۔ محترم مولوی عبد الحمید صاحب میری سلسلہ سے عقیدت کی گہرائیوں سے واقف نہ تھے۔ اجازت مانگنے پر میری خیر خواہی کے خیال سے فرمایا کہ جس صلاحیتوں کے تم مالک ہو اگر گورنمنٹ سروس میں رہو تو ڈائریکٹر ہو کر ریٹائر ہو گے خاکسار نے عرض کیا کہ قادیان میں یاد فرمانے والی ہستی کی خواہش کا احترام مجھے ہر دنیاوی منصب سے زیادہ عزیز ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ دنیاوی لحاظ سے مجھے تمہارے فیصلہ کی سمجھ تو نہیں آتی لیکن بہر حال جس طرح تمہاری مرضی ہو کر لیں۔ اور اس طرح یہ عاجز ۱۵ر ستمبر ۱۹۲۹ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں حاضر ہو گیا

قادیان میں حضور سے پہلی ملاقات

حسب دستور حضور ۲۲ر دسمبر کو جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں کئے جانے والے انتظامات کا معائنہ فرمانے کے لئے سکول کی عمارت میں تشریف لائے مغربی ونگ کا انچارج ہونے کی وجہ سے خاکسار بھی موجود تھا۔ متعارف ہونے پر پوچھا "اتنی دیر سے کیوں آئے۔ ہم تو کئی دنوں سے تمہارا انتظار کر رہے تھے" میری حضور سے یہ پہلی ملاقات تھی۔

ان دنوں نماز جمعہ کے بعد مسجد اقصیٰ میں حضور سے مصافحہ ہو جاتا تھا۔ احباب دو رویہ محراب سے سیڑھیوں تک کھڑے ہو جاتے اور حضور مصافحہ فرماتے جاتے۔

بعض خوش قسمت جن سے حضور از راہِ شفقت مختصر حال احوال بھی پوچھ لیتے۔ خوشی سے پھولے نہ سماتے۔ یکے بعد دیگرے جلسہ کے بعد دو جمعہ گذر گئے۔ مصافحہ ہو جاتا لیکن بات چیت سے محروم رہا۔ تیسرے جمعہ اتفاق سے حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب (سیکنڈ ماسٹر) میرے ساتھ کھڑے تھے میں نے ان سے عرض کیا کہ جونہی حضور ہمارے قریب آئیں میرا تعارف کروا دیجئے۔ حضور سامنے سے گذرنے لگے تو محترم حضرت قاضی صاحب نے نہایت ادب سے عرض کیا کہ میں سکول میں حال ہی میں آیا ہوں۔ محترم میاں فیض احمد صاحب جموں والوں کا بیٹا ہوں حضور نے یہ الفاظ سنتے ہی فرمایا "ہیں کیا۔ بیٹے۔ بیٹے تو نہیں تو ان کے بھانجے ہیں میں ان کو اچھی طرح جانتا ہوں" محترم قاضی صاحب نے عرض کیا کہ حضور ان کا خیال تھا کہ شاید حضور ان کو پہچانتے نہیں۔ حضور نے فرمایا بات چیت تو بے تکلفی سے ملنے ملانے کے نتیجہ میں ہوا کرتی ہے حضور کے اس پر حکمت ارشاد سے خاکسار نے محسوس کر لیا کہ میں نے حضور سے ملاقات کے مواقع نہ نکالنے میں سخت غلطی کی ہے اس قدر شفیق ہستی سے ملتے رہنے کا اہتمام کرنا چاہیئے اسی طرح میں نے ذاتی طور پر یہ بھی مشاہدہ کر لیا کہ جس شخص کو ایک دفعہ دیکھ لیں پھر اسے کبھی نہیں بھولتے۔ یہ صفت ہمارے موجودہ امام کا بھی خاصہ ہے۔

۳۰-۱۹۲۹ء کی میٹرک کلاس

سکول میں میرے سپرد ساتویں اور آٹھویں جماعتوں کو انگریزی پڑھانے کا کام ہوا۔ ان کلاسوں کو دو دن میں نے پڑھایا۔ حضرت مولوی محمد دین صاحب نے بغیر مجھے بتلائے چپکے سے میرے پڑھانے کی استعداد کا جائزہ لیتے رہے۔ تیسرے دن مجھے دفتر میں یاد فرمایا اور کہا کہ مجھے آٹھویں کلاس کی کتابیں دے دیں اور مجھ سے دسویں کی لے لیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کل سے تم (یعنی یہ خاکسار) میری بجائے دسویں کو پڑھایا کرو گے۔ خاکسار نے معذرت کرنی چاہی۔ اپنی ناتجربہ کاری اور کم مائیگی کی بناء پر (جو حقیقت پر مبنی تھی) لیکن فرمایا کہ جو تبدیلی میں کر رہا ہوں۔ میں سکول کے مفاد میں اسے بہتر سمجھتا ہوں۔ یہ اسی طرح ہوگا۔ دسویں جماعت میں اس سال صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب جو قرآن کریم حفظ کرنے کے بعد مولوی فاضل کا امتحان پاس کر چکے تھے CASUAL سٹوڈنٹ کے طور پر تشریف لایا کرتے تھے۔ اور میری انگریزی کی کلاس میں شامل ہوا کرتے تھے طلباء میں یہ عادت پختہ ہو چکی تھی کہ جب استاد کوئی سوال کرتا سبھی بول پڑتے۔ مجھے کئی روز ان کی اس بری عادت کو دور کرتے لگے۔ یہ سمجھانے کہ جب تک میں کسی طالب علم کو سوال کے بعد اشارہ کر کے جواب دینے کو نہ کہوں۔ ان کا بلند آواز سے جواب دینا تعلیمی آداب کے خلاف ہے۔ لیکن طلباء زبان کو قابو میں نہ رکھتے۔ ایک دن میں نے جھنجھلا کر کہا کہ اب سوال کروں اور تم پھر بھی بول پڑے تو سزا دوں گا۔ میں نے یہ تنبیہ سختی سے کی اور کوئی سوال کر دیا۔ حسب عادت تقریباً سبھی طلباء بول پڑے۔ میں نے غصہ سے کہا کہ جو بولے ہیں کھڑے ہو جائیں میرے لہجہ کی سختی کی وجہ سے سبھی خاموش ہو گئے اور کسی کو کھڑا ہونے کی ہمت نہ پڑی سوائے ایک صادق شریف النفس فرد واحد کے جس نے وقار سے کھڑے ہو کر کہا کہ "بولا تو میں بھی ہوں" اتنے میں گھنٹی بج گئی اور میں کلاس سے باہر آ گیا اس نیک تاثر کے ساتھ کہ میاں ناصر احمد صاحب کس قدر صاف گو اور صادق القول ہیں سبھی بولے تھے لیکن چونکہ استاد نے مطالبہ کیا تھا کہ ہر وہ طالب علم جو بولا ہے وہ بتلا دے یہ چاہتے تو دوسرے طالب علموں کی طرح خاموش رہ سکتے ہیں لیکن دیانت داری اور تقویٰ کے مقام پر فائز میاں صاحب محترم سکول کی طالب علمی کے زمانہ سے ہی منفرد اور بے مثال وجود تھے ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ نے جن بزرگوں کو کسی منصب سے نوازنا ہوتا ہے وہ بچپن ہی سے اعلیٰ درجہ کے متقی انسان ہوتے ہیں۔۔۔۔

زنانہ کالج کا اجراء

قادیان میں ۱۹۳۱ء میں میٹرک کا اعلیٰ درجہ میں امتحان پاس کرنے والوں میں حضرت سیدہ سادہ بیگم صاحبہ اور صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ بھی تھیں جن کو گھر پر جا کر پڑھانے کی سعادت حضور کی توجہ سے خاکسار کو حاصل ہو چکی تھی۔ ان کے علاوہ بعض اور مستورات بھی ہونہار تھیں حضرت مصلح موعود نے ان سب کے لئے زنانہ کالج کا اجراء فرمایا جس میں انگریزی پڑھانے کی خدمت خاکسار کے سپرد ہوئی یہ کالج کئی سال تک کامیابی سے چلتا رہا حضرت سیدہ ام امتہ المتین الحال اللہ بقاءہا صاحبزادی امتہ الودود (مرحومہ) محترمہ آمنہ قمر آراء، محترمہ فرخندہ اختر صاحبہ، محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ اور ان کے بعد خاندان مسیح کی بیسیوں معزز خواتین نے سالہا سال اس سے استفادہ کیا۔ قادیان کے اس زمانہ کی ایک انفرادی خصوصیت یہ تھی کہ حضرت مولوی محمد دین صاحب کے ساتھ خاکسار نے سالہا سال تک زنانہ کالج میں پڑھایا آنریری طور پر بغیر کسی معاوضہ کے یا اس کا خیال ہی کئے کہ میرا اصل تقرر سکول میں بطور سکول ٹیچر جہاں میرا پورا وقت سکول کے باقی اساتذہ کی طرح لگا ہوا تھا وہاں پورا وقت دینے کے علاوہ کم و بیش روزانہ تین پیریڈ ایف اے اور بی اے کی کلاسز کو پوری ذمہ داری اور بشاشت سے پڑھایا علاوہ مقررہ اوقات میں پڑھانے کے علاوہ اپنی دسویں جماعت کے کمزور اور بہترین طلباء کے گروپس کو ہر روز شام کو گھر پر پورے ذوق و شوق سے پڑھانا میرا معمول رہا۔ اس طرح (محض تحدیث نعمت کے طور پر عرض کر رہا ہوں) اللہ تعالیٰ نے محاورہ کے مطابق دن رات ایک کرنے کی توفیق دی اور مساعی کو مشکور فرمایا۔ سکول کی شہرت کو بھی چار چاند لگے۔ جس کا ذکر انشاء اللہ کسی وقت بعد میں کروں گا۔

سب سے بڑی برکت جو میرے حصہ میں آئی اور جس میں ایک لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے منفرد ہوں یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی توجہ اور ذرہ نوازی سے آپ کے خاندان کے متعدد افراد بالخصوص مستورات حضور کی بیگمات اور صاحبزادیوں کو گھر پر جا کر پڑھانے کی تقریباً تیس سال تک سعادت حاصل رہی۔

مجلس انصار اللہ خوشاب کی طرف سے

ہفتہ تربیت اصلاح و ارشاد باقاعدگی سے منایا گیا

پہلے دن عہد انصار اللہ دہرانے کے بعد تلاوت قرآن پاک نظم اور دعا کے بعد خاکسار قیادت تربیت کے پہلے مضمون قرض کے بارہ میں اسلامی تعلیم کے موضوع پر خاکسار ملک نصر اللہ خان نے قرآن، احادیث اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے مطابق مفصل اور مدلل تقریر کی دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ یہ جلسہ پہلے دن بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ محلہ امیر الزالہ خوشاب میں منعقد ہوا۔

دوسرے دن بھی اسی مسجد مذکور میں جلسہ منعقد ہوا اور عہد انصار اللہ دہرانے کے بعد تلاوت قرآن نظم اور دعا کے بعد مکرم رانا حمید اللہ صاحب نے تربیت اولاد کے موضوع پر نصف گھنٹہ کے قریب تقریر فرمائی۔ انصار اللہ، خدام اور اطفال سب جلسہ کے اختتام تک شامل رہے اور بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔

تیسرے دن نماز باجماعت کی اہمیت کے مضمون پر رانا عطاء اللہ صاحب نے قرآن کریم کی روشنی میں اور احادیث سے نماز باجماعت کی اہمیت واضح کی اور بعد ازاں حضرت مسیح موعود کے ارشادات برائے ادائیگی نماز باجماعت سے حاضرین کو مستفیض فرمایا۔

چوتھے دن قیادت اصلاح و ارشاد کے پہلے مضمون "قیام احمدیت کا مقصد" پر خاکسار ملک نصر اللہ خان زعیم انصار اللہ خوشاب نے بہت ہی مدلل اور مفصل تقریر کی جس میں حضرت مسیح موعود کے شاندار کارنامے بیان کئے۔ حاضرین کی تسلی بخش تھی۔ انصار۔ خدام اور اطفال سب شامل جلسہ رہے۔

پانچویں دن بدستور سابق جلسہ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ خوشاب منعقد ہوا اور حسب پروگرام "حضرت مسیح موعود کی صداقت کے تین دلائل" قرآن کریم سے دعویٰ سے قبل حضور کی زندگی پر روشنی ڈالی اور اس دلیل کو احادیث سے بیان کیا "جھوٹا مدعی کامیاب نہیں ہوتا" کے دلائل بھی واضح کئے پھر حضرت مسیح موعود نے بڑے الحاح سے جو دعا فرمائی تھی اس کی روشنی میں واضح کیا کہ جھوٹا موت کی دعا سے بچ نہیں سکتا۔ پھر دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

چھٹے دن رانا عطاء اللہ صاحب نے ابتدائی کارروائی کے بعد برکات خلافت کے موضوع پر تقریر کی قرآن کریم کی سورہ نور کی آیات سے برکات خلافت، تمکنت دین، قوم کی وحدت، مضبوط نظام اور دیگر فوائد اور برکات سے اپنے مضمون کو مربوط کیا اور واضح کیا کہ خلافت کے بغیر نظام قائم نہیں رہ سکتا اندرونی اور بیرونی مفاسد کی اصلاح ہوتی ہے۔ خلافت احیائے دین اور مومنین کے سکون قلب کا موجب ہے۔ ہفتہ تربیت و اصلاح و ارشاد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

(ملک نصر اللہ خان زعیم انصار اللہ خوشاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام

۳۶ چھتیسواں مرکزی سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ

بمقام ربوہ — منعقدہ ۷-۸-۹ نبوت ۱۳۵۹ ہش / نومبر ۱۹۸۰ء

پہلا دن — ۷ نبوت — جمعہ

صبح ۷-۳۰ تا ۱۱-۰۰	خدام دفتر بیرون مقام اجتماع سے ٹکٹ حاصل کریں گے اور اندرون سے اپنا قطعہ دریافت کرکے اپنے خیمے نصب کریں گے
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۳۰	جائزہ - صدر محترم انتظامات کا جائزہ لیں گے
۱۱-۳۰ تا ۲-۴۵	وقفہ برائے طعام نماز جمعہ و عصر دوپہر کا کھانا بیرونی خدام دارالضیافت میں کھائیں گے۔ ٹھیک ایک بجے مسجد اقصیٰ میں خطبہ شروع ہوتا ہے۔ جمعہ کے معاً بعد خدام مقام اجتماع میں پہنچیں گے اور پنڈال میں بیٹھیں گے۔
۲-۴۵ تا ۳-۰۰	جائزہ و ہدایات
۳-۰۰	تلاوت قرآن کریم، عہد افتتاحی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
۴-۱۵ تا ۵-۱۰	فٹ بال ۱ - فٹ بال ۲ - کبڈی ۱
۵-۱۰ تا ۵-۲۵	وقفہ برائے تیاری نماز
۵-۲۵ تا ۵-۴۵	نماز مغرب و عشاء
۵-۴۵ تا ۶-۰۰	درس قرآن مجید
۶-۰۰ تا ۷-۰۰	وقفہ برائے طعام (اس دوران سٹیج پر تقریری مقابلہ معیار دوم ہوگا)
۷-۰۰ تا ۸-۰۰	شوریٰ (سب کمیٹیوں کا تقرر)
۸-۰۰ تا ۹-۰۰	مقابلہ تلاوت قرآن کریم - حفظ قرآن کریم (حفاظ و غیر حفاظ)
۹-۰۰ تا ۱۱-۰۰	مقابلہ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود (ہر سہ معیار) ترجمہ قرآن کریم (ہر سہ معیار) - نظم خوانی -

شب بخیر

دوسرا دن — ۸ نبوت — ہفتہ

۴-۰۰ تا ۴-۳۰	بیداری و تیاری نماز تہجد
۴-۳۰ تا ۵-۱۰	نماز تہجد ۵-۱۰ تا ۵-۳۵ نماز فجر
۵-۳۵ تا ۵-۵۰	درس قرآن مجید ۵-۵۰ تا ۶-۰۰ درس حدیث
۶-۰۰ تا ۶-۱۰	ورزش
۶-۱۰ تا ۷-۱۰	ناشتہ (اس دوران والی بال نمبر ۱، نمبر ۲، نمبر ۳ اور رسہ کشی نمبر ۱ نمبر ۲، نمبر ۳ - رسہ کشی قائدین اضلاع و منتظمین مرکزیہ - اور سٹیج پر حفظ نظم اور اذان کے مقابلے ہوں گے
۷-۱۰ تا ۹-۰۰	علمی مقابلے: مشاہدہ معائنہ - مضمون نویسی - مطالعہ حدیث ورزشی مقابلے: ۱۰۰ میٹر، ۴۰۰ میٹر اور ایک میل کی لمبی دوڑیں لمبی چھلانگ - اونچی چھلانگ - گولہ پھینکنا - نیزہ پھینکنا - تھالی پھینکنا - وزن اٹھانا - کلائی پکڑنا
۹-۰۰ تا ۹-۵۰	فٹ بال ۳ - کبڈی ۲ - کبڈی ۳
۹-۵۰ تا ۱۱-۲۰	مقابلہ عام معلومات (ہر سہ معیار)
۱۱-۲۰ تا ۱۱-۳۰	درس از کتب حضرت مسیح موعود
۱۱-۳۰ تا ۱۲-۳۰	تقریری مقابلہ معیار خاص
۱۲-۳۰ تا ۱-۳۰	وقفہ برائے طعام - تیاری نماز
۱-۳۰ تا ۱-۴۵	نماز ظہر و عصر
۱-۴۵	تلاوت قرآن کریم - عہد - نظم - خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

نوٹ:- حضور کے خطاب کے بعد شوریٰ کا اجلاس ہوگا جس میں سب کمیٹیوں کی رپورٹیں پیش ہوں گی اس دوران کبڈی - فٹ بال اور والی بال کے سیمی فائنل مقابلے ہوں گے۔

۵-۰۰ تا ۵-۳۰	وقفہ برائے تیاری نماز - ۵-۳۰ تا ۵-۴۵ نماز مغرب و عشاء
۵-۴۵ تا ۶-۰۰	درس حدیث ۶-۰۰ تا ۷-۳۰ وقفہ برائے طعام
۷-۳۰ تا ۸-۱۰	تقریری مقابلہ معیار اول ۸-۱۰ تا ۹-۱۰ تلقین عمل
۹-۱۰ تا ۱۱-۰۰	علمی، مذہبی سوالات کے جوابات

شب بخیر

تیسرا دن — ۹ نبوت — اتوار

۴-۰۰ تا ۴-۳۰	بیداری - تیاری برائے نماز تہجد
۴-۳۰ تا ۵-۱۰	نماز تہجد ۵-۱۰ تا ۵-۳۵ نماز فجر
۵-۳۵ تا ۵-۵۰	درس قرآن مجید ۵-۵۰ تا ۶-۰۰ درس حدیث
۶-۰۰ تا ۶-۱۰	ورزش
۶-۱۰ تا ۷-۱۰	ناشتہ (اس دوران پیغام رسانی - نظم خوانی - رسہ کشی اور والی بال کے فائنل مقابلے ہوں گے۔
۷-۱۰ تا ۸-۱۰	فٹ بال فائنل ۸-۱۰ تا ۹-۰۰ کبڈی فائنل
۹-۰۰ تا ۱۰-۰۰	تواریر علماء سلسلہ ۱۰-۰۰ تا ۱۰-۱۰ درس از مشعل راہ
۱۰-۱۰ تا ۱۰-۳۰	تلقین عمل منتظمین مرکزیہ ۱۰-۳۰ تا ۱۱-۳۰ خطاب صدر محترم
۱۱-۳۰ تا ۱۲-۰۰	پرچہ قرآن مجید، دینی معلومات و ذہانت (ہر خادم کی شمولیت لازمی ہے خدام قلم پنسل ہمراہ لاویں)
۱۲-۰۰ تا ۱-۰۰	وقفہ برائے طعام، تیاری نماز ۱-۰۰ تا ۱-۱۵ نماز ظہر و عصر
۱-۱۵ تا ۳-۰۰	شوریٰ ۳-۰۰ انعامات

الوداعی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
عہد - دعا - دعا کے بعد خدام کو جانے کی اجازت ہوگی۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم چوہدری مولا بخش صاحب جو میرے چھوٹے بھائی مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب طاہر سانگھڑ کے پاس گئے ہوئے تھے مورخہ ۱۹ اکتوبر ۸۰ء کو وہاں وفات پا گئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ان کو فی الحال سندھ میں امانتاً دفن کر دیا گیا ہے وہ موصی تھے عنقریب ان کا جنازہ بہشتی مقبرہ میں دفن کے لیے لایا جائے گا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرماوے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرماوے اور ہم سب بہن بھائیوں کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

(میر احمد عارف واقف زندگی
مبلغ سلسلہ حال جامعہ احمدیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری لڑکی عرصہ سے بیمار ہے۔ گردہ کی درد ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔
(محمد دین خادم کارکن دفتر آبادی ربوہ)

۲۔ مکرم شیخ ممتاز رسول صاحب کا گردے کا اپریشن کراچی میں انکل سریا ہسپتال میں ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوا ہے البتہ کمزوری ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفاء عطا فرماوے آمین)
(محمد خلیق عالم فاروقی ناظم آباد کراچی)

۳۔ خاکسار کی والدہ ان دنوں بہت سخت بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

۴۔ مکرم صوفی عبدالغفور صاحب صدر جماعت احمدیہ نصیر آباد بازو میں چوٹ آنیکی وجہ سے بیمار ہیں احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔
(محمود انور - کارکن وقف جدید)

جلسہ سالانہ

کے انتظامات شروع ہیں از راہ کرم چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں
(ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

توحید کے قیام کیلئے اموال کی ضرورت

حضرت فاتح الدین امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

ہر چیز اللہ تعالےٰ کی ہی میراث اور ملکیت ہے۔ اس لئے اس کی راہ میں خرچ کرنا سراسر خیر و برکت کا موجب ہے۔

فرمایا:۔

"دعائیں کرو کہ توحید کے قیام کے لئے جن اموال کی ضرورت ہے۔ وہ مہیا کرنے اور خرچ کرنے کی ہمیں توفیق ملے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیے۔ تاکہ غلبۂ اسلام کی مہم میں اور تیزی پیدا ہو۔ اور ہمارے لئے خیر و برکت کے سامان ہوں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

(اخبار احمدیہ — بقیہ صفحہ اول)

بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے الحمد للہ۔

احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا العالی کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

— ربوہ ۲۹ر اکتوبر۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ رقم فرماتی ہیں:۔

"محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد محسن صاحب مرحوم کا ۲۰ر اکتوبر کو فیصل آباد ڈسٹرکٹ ہسپتال میں پتہ کا اپریشن ہو رہا ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ یرقان پتہ میں پتھری کی وجہ سے ہے۔ بہت کمزور ہو گئی ہیں احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں مکمل صحت عطا فرمائے۔ آمین

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں:۔

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آئے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے۔ جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہوگی۔ لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔"

(الفضل ۲۸ر مارچ ۱۹۴۶ء)

روپیہ کو ہمیشہ گردش میں رکھئے۔
ہمارے کسی بھی نفع بخش پراجیکٹ میں محفوظ سرمایہ کاری کیجئے۔
الحمرا اسٹیٹس فون ۳۸۲۲
699 اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔ 67 سی نیو مسلم ٹاؤن لاہور

تقریب نکاح و رخصتانہ

مورخہ ۹/۸۰ کو خاکسار کے لڑکے بشارت احمد سکنہ پشاور شہر کے نکاح کا اعلان مبلغ آٹھ ہزار روپے حق مہر پر عزیزہ نسرین بیگم بنت محمود احمد صاحب محلہ دارالعلوم غربی ربوہ کے ساتھ محمود احمد صاحب کے مکان پر مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے فرمایا۔

تقریب رخصتانہ بھی اسی روز منعقد ہوئی۔ دعوت ولیمہ کی تقریب پشاور سرانجام پائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین

محمد یوسف آسامائی گیٹ پشاور شہر

اعلان نکاح

میرے بیٹے مبشر احمد ایڈووکیٹ کا نکاح مبلغ ۸۰۰۰ روپے حق مہر پر عزیزہ مسرت پروین بنت غلام محمد صاحب مکان نمبر 457۔ B یونٹ نمبر ۱۰ لطیف آباد حیدر آباد کے ساتھ قرار پایا۔ اس کا اعلان نماز جمعہ کے بعد مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے بیت الظفر (مسجد احمدیہ لطیف آباد حیدر آباد) میں کیا۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندان کے لئے مبارک و بابرکت فرما کر مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین

خاکسار علی اصغر ولد مرحوم مولوی عبدالرؤف ایڈووکیٹ۔ حیدر آباد

شکریہ احباب

خاکسار کی بچی امۃ المجید صاحبہ کے دل کا کامیاب اپریشن ۱۵ر ستمبر کو خدا کے فضل و کرم سے کراچی میں ہو گیا تھا۔ احباب جماعت اور بعض مستورات نے کراچی جناح ہسپتال پہنچ کر عزیزہ کی بیمار پرسی اور دعا کر کے ہماری مدد فرمائی۔ اسی طرح درویشان قادیان نے بھی اپنی خاص دعاؤں کے ذریعہ مدد فرمائی۔ اللہ تعالےٰ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور خزانۂ خیر عطا فرمائے اور ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

عبدالسلام زرگر گول بازار ربوہ

درخواست دعا

خاکسار معہ برادران عبدالمالک صاحب و عبدالرشید صاحب و عبدالباسط صاحب عرصہ تقریباً چار سال سے مغربی جرمنی میں مقیم ہیں۔ ہم سب بھائی بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ خداوند کریم ہمیں خدمت دین کی توفیق عطا کرے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ خاکسار عبدالجمیل آف گڑھی ضلع گوجرانوالہ حال نیوران برگ مغربی جرمنی

خدمت کی راہوں پر رواں دواں
دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
(حکیم نظام جان مرحوم والا)
گوجرانوالہ چوک گھنٹہ گھر — ربوہ بالمقابل ایوان محمود
فون نمبر ۷۴۸۴۴ — فون نمبر ۶۳۸

اکسیر اپھارہ
ثقل اور برسیم کے اپھارہ کے لئے
فی پیکٹ -/۲ روپے، درجن -/۱۸ روپے
گرس ۲۰/۱۰ روپے۔ بونس علاوہ
حیوانات کی ادویات کا مفصل لٹریچر مفت
کیور ویٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴